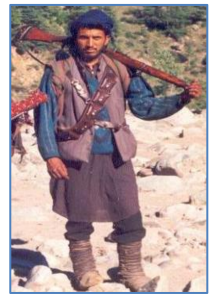
چند بڑے داردی گروہ یا قبیلے

رازول کوہستانی









ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکُش کے پہاڑی سلسلوں میں بہت سے داردی قبیلے یا گروہ پائے جاتے ہیں جو مختلف داردی زبانیں بولتے ہیں۔ ان قبیلوں اور گروہوں میں چند ایک یہ ہیں:

اُشوجہ: یہ ایک شِینڑ قبیلہ ہے جو چار پانچ سو سال قبل کولئی کوہستان سے نقل مکانی کے بعد ضلع سوات میں بشیگرام کے بالائی علاقوں میں جاکر آباد ہوا۔ اس کے دو بڑے قبیلے ہیں ایک کا نام باری خیل اور دوسرے کا نام کلی خیل ہے۔ یہ زبان جن علاقوں میں بولی جاتی ہے ان میں بشیگرام، شپیزا، کس، دیرائی، بالکوٹ، کاریال، سور، تنگی بانڈا، مغل مار، تکئی اور ڈانڈا شامل ہیں۔ آسوجو بولنے والوں کے مطابق ان کی تعداد 9000 ہزار ہے۔ کولئی کوہستان میں ان کا اصل نسبی تعلق شِینڑ منکہ گروہ کی ذیلی شاخ کلیئے سے ہے؛

بٹیرِوال: یہ ضلع کولئی پالس کوہستان میں یونین کونسل بٹیرہ میں آباد ہیں اور بٹیرِی زبان بولتے ہیں۔ بٹیرہ میں ان لوگوں کی 9 ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں جن کے نام ٹھولا خیل، سمن خیل، والیا خیل، کاڑا خیل، باز خیل، بسا خیل، منڈیر خیل، نور خیل، ماصُم خیل ہیں۔ ان کی تعداد تیس ہزار سے زائد ہے۔ نسبی طور پر یہ لوگ چھلیس اور منی و منزری قبائل کے قریب ہیں؛

پدوری : یہ قبیلہ آج کل شیر گڑھ مانسہرہ میں آباد ہے۔ ان کا دعوی ہے کہ ان کا نسلی تعلق توغر کے قدیم غیر مسلم دارد بادشاہ ڈوما کے ایک بیٹے کی نسل ہے تاہم یہ لوگ اپنی مادری زبان بھول گ ئ ے ہیں اور اب تنولی ہندکو زبان بولتے ہیں۔

پشائی: یہ لوگ افغانستان میں ہندوکش پہاڑوں کے جنوبی اطراف، دریائے کنڑ کے آس پاس اور نورستان میں آباد ہیں اور پشائی زبان بولتے ہیں۔ یہ ایک قدیم اور اہم دارد قبیلہ ہے۔ جن کا قدیم تاریخ میں ذکر پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ خود کو نورستانی بھی کہتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک ملین بتائی جاتی ہے۔(محمد زمان کلمانی، سربلند، صص:330،331)؛

توروال : یہ لوگ بحرین سوات میں آباد ہیں اور ان کی مادری زبان توروالی ہے۔ ان کی موجودہ تعداد 130000 ہزار سے زائد ہے۔ قدیم دور میں توروالی اور گاؤری بولنے والے لوگ سوات اور اس سے نیچے کے میدانی علاقوں پر پھیلے ہوئے تھے اور ایک شاندار ماضی اور تاریخ کے حامل تھے۔ محمود غزنوی کی سپاہ کے حملے، گبری سلاطین اور بعد میں یوسفزئیوں کے حملوں نے ان لوگوں کی وحدت پر کاری ضرب لگائی اور یہ پہاڑی علاقوں کی طرف منتقل ہو گئے۔ توروالی لوگ تین بڑے گروہوں میں منقسم ہیں اور ان کی کئی ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں:

1۔ نرے: لیلو، خان، چمو، بدوڑو، نرجملو، چینو، چنو؛

2۔ ․وے: کیو؛ بیسے، بھوَن؛

3۔ کمین: بھیجور، مھلے، آرشو، جملو، دنو، مینگو، کھودو، بھور، بہادرو، گرین، گرے وغیرہ۔ (غالباً یہ تینوں ٹیریٹوریل گروہ کی روایتی تنظیم یا جرگائی گروہ ہیں نسبی گروہ نہیں)؛

تیراہی: قدیم دور میں یہ دارد قبیلہ کرم ایجنسی کی تیراہ وادی میں آباد تھا لیکن اب افغانستان میں ہے۔ ان کی زبان تیراہی کہلاتی ہے۔ ان کی موجودہ تعداد 5000 بتائی جاتی ہے؛

چِھلِیس: یہ سوات اور انڈس کوہستان کا ایک اہم دارد قبیلہ ہے جو ماضی میں سوات اور تورغر کے مغربی اطراف میں آباد تھا اور بعد میں انڈس کوہستان کی طرف نقل مکانی کی اور پھر کئی گھرانے چلاس، گلگت اور غذر کی طرف منتقل ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کالاڈھاکہ کا آخری غیر مسلم حکمران ڈوما بادشاہ کا تعلق اس قوم سے تھا جن کی حکومت آخوند سالاک اور بہاکو خان نے ختم کی۔ انڈس کوہستان میں اس قوم کے دو سردار مشہور گزرے ہیں ایک دم سنگ اور دوسرا بوٹی سنگ۔ اس قوم کی کئی ذیلی شاخیں جلکوٹ اور کولئی میں پائی جاتی ہیں جہاں یہ لوگ نظام ویش کے تحت اقوام شِیِنڑ کے ٹیریٹوریل دھڑوں میں شامل ہیں۔ ان کی مادری زبان چِھلِسِیو ہے لیکن اکثریت نے شینا زبان اپنا لی ہے۔ کوہستان میں چِھلِسِیوَ بولنے والوں کی تعداد 1350 رہ گئی ہے۔

داراگیان: یہ قبیلہ دیر میں کلکوٹ کے مقام پر آباد ہے۔ اس کے دو بڑے (آیازور اور جونور) قبیلے اور 6 ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ اپنی زبان کو داراگئی کہتے ہیں؛

دامیان: یہ وادی دمیل چترال میں دروش اور آرندو کے قصبے کے درمیان آباد ہیں۔ اپنی زبان کو "دامیاں باشا" کہتے ہیں۔ اس قبیلہ کی وادی چھ بڑے گاؤں آسپر، لچگرام، ڈونڈیدری، سواتی، شینٹری اور دمیل نثار پر مشتمل ہے۔ ان کی آبادی 6000 ہے۔ (2016ء)؛

دیگان: یہ پشائی قبیلہ کی ایک ذیلی شاخ ہے جو کنڑ اور ننگرہار میں پائی جاتی ہے۔ ننگرہار کے پشائی اپنی زبان کو دے گانو اور کنڑی پشائی اپنی زبان کو دیگانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (محمد زمان کلمانی، سربلند، صص:330، 331)؛

ساوی: یہ قبیلہ افغانستان کی کُنڑ وادی میں ہے۔ اس کا تعلق شِیِنڑ لوگوں سے ہے۔ ان کی زبان ساوی کہلاتی ہے جو شینا سے ماخذ ہے۔ ان کی موجودہ تعداد 5500 بتائی جاتی ہے؛

شُشمات : یہ دارد قبیلہ افغانستان میں آباد ہے اور ان کی زبان شُشماتی کہلاتی ہے؛

شِینڑ : شمالی پاکستان کی سب سے بڑی قوم جو لداخ سے ہندوکُش تک مختلف علاقوں میں آباد ہے۔ شِ یِ ڑا بولنے والوں کی موجودہ تعداد تیس لاکھ سے زائد ہے جن میں شین، یشکن اور کمین سرفہرست ہیں۔ ان کی پانچ سو سے زائد ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ شِینڑ لوگوں کے بڑے گروہ کرڑہ (چک، ماچوک، بوٹہ)، دڑمہ / دڑمائے؛ کُھکہ اورمنکہ ہیں۔ ان علاقوں میں یہ لوگ گندھارا کی طرف سے داخل ہوئے ہیں؛

شِینڑ ماچوک: یہ قبیلہ چترال میں عشریت، بیُوڑی، کلٹک اور شیشی کوہ کے بعض مقامات پر آباد ہے۔ یہ اب پالُولا زبان بولتے ہیں جس کا ماخذ شینا زبان ہے۔ قدیم وقتوں میں یہ لوگ چِلاس سے نقل مکانی کر گئے تھے۔ ان کا اصل تعلق چلاس کے ایک قدیم قبیلہ کرڑہ (چک / بوٹہ) سے ہے۔ ان کی موجودہ تعداد 15000 سے زائد ہے؛

شِینڑ بروقپا: یہ لداخ کے ضلع لیہہ، کارگل اور بلتستان کے ضلع کھرمنگ میں پائے جاتے ہیں اور شینا بروقسکت زبان بولتے ہیں۔ بروقپا لوگوں میں کئی بڑے قبیلے پائے جاتے ہیں جن میں چند یہ ہیں: پیُوپہ (داہ، گرکون، گنُوخ میں)، غتَھوپہ، فٹوپہ، شنکوپہ (چُلیچن میں)، او٥ھرِنگپہ، کھروپہ، چھبیلے پہ، لِکرپہ (لداخ سے گنُوخ آئے)، کِرَپہ، مَلپہ، گنگفیلپہ، یَقزوپہ، بٹےَ پہ (گارکن میں)، قالخُسپہ، بتِکپہ، دارہ پہ، کَچوپہ، غُمبیرپہ، (چُلیچن میں)، گوجوپہ، گنگبے پہ، ٹھوکوپہ، جَروپہ، شنگسپہ، نوربوپہ، مَنُوپہ، جنَپہ اور مِسکِنپہ، گریاپہ، گنچنگپہ، مناپہ اور کنچو کورپہ، پیوپہ، نوربوپہ، شلبہ پہ، چُرکوپہ، چھپیلسے پہ، علیدہ کچوپہ، جروپہ، شنگ پہ، بتکپہ، منوپہ، جن ّپہ، کولوپہ اور بُچُوپہ وغیرہ ۔ قبیلوں کے کئی نام علاقہ کی نسبت یا ہجرت سے تعلق رکھتے ہیں جیسے لداخ کے ایک معدوم گاؤں "لِکر" سے نقل مکانی کر کے گنوخ آنے والے قبیلہ کو "لِکرپہ" کا نام دیا گیاہے۔ ان کی موجودہ تعداد 4000 ہے۔

کالاش: یہ ایک قدم دارد قبیلہ ہے جو چترال میں بریر، بمبوریت اور رمبور وادی میں آباد ہے۔ اس کی زبان کالاشا ہے۔ ان علاقوں میں پہنچنے والا یہ اولین آریائی قبیلہ ہے ان کی موجودہ تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ پاکستان میں یہ لوگ سیاہ پوش کالاش کہلاتے ہیں؛

کتہ /کٹور: یہ افغانستان کے صوبہ نورستان اور پاکستان میں چترال کے بعض مضافاتی گاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی زبان کتہ وری کہلاتی ہے۔ پاکستان میں ان کی آبادی 4000 بتائی جاتی ہے؛

کریگلی: یہ قبیلہ افغانستان میں آباد ہے؛

کلکوٹی: یہ شِین لوگوں کا ایک قبیلہ ہے جو دیر کلکوٹ میں آباد ہے۔ ان کی زبان کلکوٹی کہلاتی ہے جس کے بولنے والوں کی موجودہ تعداد 5500 بتائی جاتی ہے۔ ان کی 8 ذیلی شاخیں ہیں جو بیشور / بیچھور جو کھیدیور، وزیرور، کھندیور، جوتور، چوداخیل، بوروا اور ملاخیل کے نام سے موسوم ہیں؛

کمینڑ : شِینڑ اور یشکُنڑ کی طرح یہ بھی ایک داردی قبیلہ ہے جس کی زیادہ تعداد ہربن، داریل، تانگر اور چلاس میں پائی جاتی ہے۔ خیال ہے کہ یہ لوگ شِینڑ اور یشکُنڑ لوگوں سے پہلے ان علاقوں میں آئے تھے۔ یہ لوگ توروالی بولنے والے علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں؛

کُنڈل شاہی: یہ نیلم وادی میں کُنڈل شاہی کے مقام پر آباد ہیں اور ان کی زبان بھی اسی نام سے موسُوم ہے؛

کھو: چترال کا یہ معزز اور بڑا قبیلہ چترال کے اکثریتی علاقوں میں آباد ہے۔ کھو لوگ چترال کے علاوہ ضلع غذر میں بھی پائے جاتے ہیں۔ کھو لوگوں میں کئی غیر مقامی شاخوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ضم ہو چکے ہیں۔ ان کی تعداد 450000 سے زائد ہے اور کھوار زبان بولتے ہیں؛

گاؤری: یہ بھی ایک قدیم قبیلہ ہے جس کا ذکر کئی تاریخی کُتب میں پایا جاتا ہے۔ رگ وید (1600 ق م) میں ان لوگوں کو گاؤرائی اور گاؤرائیو کہا گیا ہے۔ سنسکرت کے پہلے قواعد دان پائینی نے بھی انہیں گاؤرائیو کے نام سے یاد کیا ہے۔ سکندر اعظم کے تاریخ دونوں نے انہیں گاؤرائیو اور گریتائی قرار دیا ہے۔ (محمد زمان ساگر، 2007)۔ گاؤری لوگ ضلع دیر اور ضلع سوات میں آباد ہیں اور گاؤری زبان بولتے ہیں۔ ان کے قبیلوں کی ذیلی شاخوں میں رام نور، راج نور، بی لوری، چھتر بتور، ڈمور، بتیرور، گیسنور، سندروجی، ملاخیل، بریاخیل، کچیز، کانٹی، کھیسور، جافلور، نلیور، مزُور، شنگوٹور، شار گنور، کادرور، سلمانور، چکانور، ڈومور، مدیور، بدوشور، چنیور، ملنور، یونیسور، موسنگور، بیڑور، اساتل چورور، اوس بگور، چترور، برہ تیور، جنگرور ٹیسور، جیازور، بڈاور، کیور، شوٹور، کشنیور، صابتور، ڈوکور، کوہشالور، جنگرور، صدیکور، دوکنور، ملیکور، کوٹور، جندور، فنڈور، راچپور منجور کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان کی تعداد 86000 بتائی جاتی ہے۔ دیر کوہستان میں یہ لوگ پاتراک، بیاڑ، بریکوٹ، لاموتی اور تھل کے علاقوں میں آباد ہیں۔ (ماخذ: ڈاکٹر حضرت بلال 2017، دیر کوہستان ایک تعارف)؛

گبارہ / گبارو: اس قبیلہ کے لوگ آج کل کوہستان، چلاس، گلگت، بٹگرام، راولاکوٹ اور بعض دوسرے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ گبارہ قوم کے متعلق تین رائے پائی جاتی ہیں۔ ایک رائے کے مطابق وہ شین ہیں جو کہ درست نہیں۔ یہ لوگ شینوں کے نظام ویش میں کُھکہ قبیلہ کے ٹیریٹوریل گروہ میں شامل ہیں۔ ٹیریٹوریل گروہوں میں شین، یشکن، کمین، چھلیس اور گبارہ سبھی شامل ہیں لیکن یہ نسبی گروہ نہیں۔ دوسری رائے کے مطابق ان کا تعلق آلائی کے سواتیوں کی شاخ بیبال کی ذیلی شاخ خانخیل سے ہے۔ آلائی کے خان ارسلا خان کا تعلق اسی شاخ سے تھا۔ یہ لوگ گبری سلاطین کے نسبی سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے طویل عرصہ تک سوات اور بعد میں کشمیر پر حکومت کی۔ گبری نسلاً تاجک سواتی کا دعوی کرتے ہیں۔ یہ لوگ مانسہرہ اور الائی میں ہندکو اور پشتو بولتے ہیں جبکہ کوہستان اور گلگت میں زیادہ تر نے شینا زبان اپنالی ہے۔ تیسری رائے کے مطابق یہ لوگ اصل میں سوات کے گاؤری لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ لوگ خود اس تعلق سے انکار کرتے ہیں۔ انڈس کوہستان کے علاقہ کولئی میں ان کی پانچ ذیلی شاخیں ہیں جو کلی مگلی، سلام خیل، ممری خیل، کارخیل اور نواخیل کے نام سے موسوم ہیں۔ ان میں ممری قبیلہ کے تمام لوگ راولاکوٹ میں آباد ہیں۔ سلام خیل شاخ کے زیادہ تر لوگ گلگت، بلتستان، تانگر، چلاس، بوٹو گاہ میں ہیں اور بعض گھرانے کولئی میں بھی ہیں۔ کارخیل شاخ کے لوگ کولئی اور بٹگرام کے علاقہ ہِلو (ہیلاں (میں آباد ہیں۔ کلی مگلی شاخ کے تمام لوگ کولئی میں ہیں۔ نواخیل شاخ کے لوگ کولئی میں بیلہ گیدر، مہارن، مداخیل میں آباد ہیں اور کئی گھرانے جگلوٹ اور گلگت میں پائے جاتے ہیں۔ پہلے یہ لوگ

آلائی میں آباد تھے جہاں باہمی لڑائی کے باعث انہیں خوانین آلائی نے بے دخل کر دیا تھا۔ اس قبیلہ کی مادری زبان گباری /گباروہے لیکن اکثریت نے شِ ی ڑا زبان اپنا لی ہے۔ کوہستان میں گباری بول سکنے والوں کی تعداد 1250 کے قریب رہ گئی ہے۔

گوَر: یہ قبیلہ دریائے کُنڑ کے کنارے افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقے میں آباد ہے اور اس کی زبان گوَرباتی کہلاتی ہے۔ افغانستان میں یہ لوگ اپنے آپ کو سترہ اور پاکستان میں گوَر کہلاتے ہیں۔ ان لوگوں کی پانچ ذیلی شاخیں ہیں جو جو ملک داری، ملاداری، سرفرداری، سنیاداری اور منزہ داری کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کی موجودہ تعداد 15000 بتائی جاتی ہے؛

مانڑکیال/تراوڑ: یہ بھی ایک دارد قبیلہ ہے جو ضلع مانسہرہ کے علاقے شیر گڑھ سے آگے بانڈی شُنگلی میں آباد ہے۔ یہ کوہستان کے بٹیڑوال قبیلہ سے الگ ہوا ہے تاہم مولانا مفتی عنایت الرحمن اپنی کتاب میں ان لوگوں کو یوسفزئی پٹھانوں کی ذیلی شاخ اکوزئی قرار دیتے ہیں۔ ان کے بقول یہ لوگ سوات کے علاقہ بحرین سے نقل مکانی کے بعد یہاں آئے ہیں۔ ان کی دوسری رائے یہ بھی کہ یہ لوگ کوہستان میں بنکھڑ کے علاقے سے یہاں آئۓ ہیں جبکہ تراوڑ قوم کے لوگ سوات سے آئے ہیں۔ (بحوالہ سربلند، مدیر زبیر توروالی، 2021)۔ یہاں ان کے دو قبیلے ہیں ایک مانڑکیال اور دوسرا تراوڑ۔ مانڑکیالی بولنے والوں کی موجودہ تعداد 500 کے قریب ہے۔ کئی لوگوں نے اپنی زبان ترک کر کے پشتو یاہندکو زبان اپنالی ہے؛

مرُوخ: یہ لوگ زیادہ ترچِلاس اور ہربن میں پائے جاتے ہیں اورشِ ی ڑا زبان بولتے ہیں۔ گزشتہ سترہ سو سال سے دریائے سندھ کی ریت سے سونا چھان کر حاصل کر رہے ہیں۔ تاریخ میں انہیں سونے کی چیونٹیاں بھی کہا گیا ہے؛

منی، منزری: یہ ایک بڑا اور اہم داردی قبیلہ ہے جس کے دو بڑے گروہ اور ان کی کئی ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ ایک قبیلہ منی اور دوسرا منزری کہلاتا ہے۔ یہ لوگ انڈس کوہستان کے مغربی حصے میں بنکھڑ سے کھندیاوادی تک پائے جاتے ہیں اور انڈس کوہستانی زبان بولتے ہیں۔ ان لوگوں کی زبان کو شوتھون، مایا، مایوں بھی کہا گیا ہے لیکن مقامی لوگ اپنی زبان کو کوستئیں کا نام دیتے ہیں۔ آج کل اس زبان کو انڈس کوہستانی کا نام دیا گیا ہے تاکہ دوسری کوہستانی زبانوں میں اسے الگ سے شناخت

کیا جا سکے۔ ان کی کئی ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں جو بنکھڑ، دوبیر، ججیال، پٹن، کیال، سیؤ، رزقہ اور کھندیا وادی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ نسبی طور پر یہ لوگ توروالی، بٹیڑہ اور چھلیس قبائل کے نزدیک ہیں۔ وادی پٹن میں جو بڑے قبیلائی گروہ پایا جاتا ہے اس میں سوار خیل، حیدر خیل اور کھشو خیل قبیلے اور ان کی کئی تحتانی شاخیں شامل ہیں جب کہ وادی کیال میں حریپ خیل، بادر خیل، پائز خیل اور کنا خیل اور وادی دبیر میں شُدم خیل، شہباز خیل اور ملا خیل قبیلوں کی شاخیوں کے لوگ آباد ہیں۔ بنکھڑ میں ڈھوک خیل گروہ کے لوگ آباد ہیں۔ ان گروہوں اور قبیلوں کے لوگ ایک ہی نسبی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح وادی سیؤ میں شیدا خیل، شُکر خیل اور چیرٹ خیل نامی قبیلے آباد ہیں جو کہ دھرُت نامی شخص کی نسل اور پٹن کے حیدر خیل قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور پٹن سے سیؤ گئے ہیں۔ دُبیر اور کھندیا کے گوٹر خیل، ملا خیل، شہباز خیل، شُدم خیل،، شر ال خیل، سوئی خیل، شی خُل، درمی خیل، ترپاح خیل زیادہ مشہور ہیں۔ اسی طرح منی کی نسل میں سے بنکھڑ کے رستم خیل، کشی خُل، ججیال کے قادر خیل، بہادر خیل، شاکن خیل، مرداد خیل جب کہ پٹن کے قبیلوں میں حیدر خیل، سرکھن خیل، کھشو خیل، مرجان خیل، پردت خیل، مربت خیل اور بیگو خیل زیادہ قوی اور متحرک ہیں۔ ان قبیلوں کے علاوہ کھندیا، سیؤ، دبیر اور پٹن وادی میں کچھ دوسری ذاتوں کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں لیکن سماجی طور پر انہیں ہم منصب سمجھا نہیں جاتا ان ذاتوں میں کشری، جولاہے، شیئے خیل، نیلو خیل، پھقرہ خیل، ترکھان، ڈوم، موچی، سنیارے اور گجر شامل ہیں جنہیں بعض اوقات پھقیر کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ 1917ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی تعداد 279079 ہے؛

یشکُنؒ : یہ ایک قدیم اور بڑا ادارادی قبیلہ اور شِینٹوں کی ایک الگ شاخ ہے۔ یہ لوگ بھی شِینٹوں کی طرح لداخ سے ہندوکُش تک مختلف علاقوں میں آباد ہیں۔ شمالی پاکستان میں اس قوم کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور سینکڑوں ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ کئی لوگ انہیں بروشو قرار دیتے ہیں لیکن یہ بروشو نہیں بلکہ شِینٹوں کا ایک الگ نسبی گروہ ہے۔ یشکُنؒ اور شِینؒ شمالی پاکستان کی بڑی اور اہم اقوام ہیں اور دونوں اقوام نے طویل عرصہ تک ان علاقوں میں حکمرانی کی۔